ڈاکٹر محمد سلیم اختر

مکاتیب: ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ بنام ڈاکٹر انعام الحق کوثر

ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ (۱۹۱۹ء-۲۰۱۱ء) جو انگریزی خواں حلقوں میں بالعموم ڈاکٹر این اے بلوچ کے نام سے معروف ہیں، کا شمار وطن عزیز کے ان جامع الحیثیات نام ور علماء اور دانش وروں میں ہوتا ہے جن کی شہرت ان کے جین حیات چار دانگ عالم میں پھیل چکی تھی۔ آپ ایک کام یاب محقق، مدرس، منتظم، مصحح متون، سندھی-اردو لغت نویس، لوک ورثہ شناس، موسیقی دان اور تعلیم و تاریخ و لطیفیات کے متخصص کے طور پر پہچانے جاتے تھے۔ سندھی، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں میں آپ کو یکساں دسترس حاصل تھی اور ان سب میں آپ کے مطبوعہ آثار میں تالیف و تدوین کردہ کتب اور علمی مقالات کے مجموعے شامل ہیں۔ آپ کو نہ صرف سندھ یونیورسٹی کے رئیس الجامعہ اور مقتدرہ سندھی زبان کے صدر نشین ہونے کا اعزاز حاصل رہا بلکہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد بھی بحیثیت وائس چانسلر آپ ہی کے زیر نگرانی وجود میں آئی۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے کئی اداروں اور علمی و تحقیقی منصوبوں کا آغاز کیا اور کئی ایک کے احیاء کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہوا۔ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کو ان کی گوناگوں علمی و قومی خدمات کے صلے میں وقتاً فوقتاً جہاں مختلف حکومتی اعزازات سے نوازا گیا، وہاں آپ کی عزت افزائی کے طور پر آپ کی زندگی کے آخری سالوں کے دوران حکومت سندھ نے، سندھ یونیورسٹی کیمپس میں ڈاکٹر این اے بلوچ انسٹیٹیوٹ آف ہیریٹیج ریسرچ کے نام سے ایک علمی و تحقیقی مرکز بھی قائم کیا۔ ڈاکٹر بلوچ صاحب کے بہت سے پسندیدہ اوصاف میں جوہر قابل کی حوصلہ افزائی اور باقاعدگی سے خطوط کے جواب لکھنا بھی شامل تھے۔ آپ کے ان اوصاف کی مثال ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے نام آپ کے مندرجہ ذیل خط سے بہتر اور کیا ہوسکتی ہے؟

مکتوب الیہ ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر ۱۹۳۱ء میں بمقام جالندھر پیدا ہوئے، ۱۹۵۳ء میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ڈپلومہ ان جرنلزم، ۱۹۵۴ء میں ایم اے فارسی (درجہ اوّل) اور ۱۹۶۳ء میں ''فغانی شیرازی بحیثیت غزل گو'' کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھ کر پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ یوں تو آپ کی عملی زندگی اوّلیات سے بھری پڑی ہے مگر آپ کو بلوچستان میں سب سے پہلے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کا امتیاز بھی حاصل ہے۔

ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ۱۹۵۶ء میں گورنمنٹ کالج کوئٹہ میں لیکچرر کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا اور پھر سالہا سال تک مختلف کالجوں میں پرنسپل کے طور فرائض انجام دینے کے بعد چیئرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن بلوچستان، کوئٹہ (۱۹۸۰ء-۱۹۸۵ء)، ناظم تعلیمات ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم بلوچستان (۱۹۸۵ء-۱۹۹۱ء) اور اعزازی ڈائریکٹر بلوچستان بہبود فنڈ ز اسکیم محکمہ تعلیم (۱۹۹۱ء-۲۰۰۷ء) بھی رہے۔ آپ نے لاہور، کراچی اور اسلام آباد جیسے علمی و تحقیقی مراکز سے دوری اور اپنی سنگین پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کو کبھی تحقیق و تدقیق اور نوشت و خواند کی راہ میں رکاوٹ نہ بننے دیا اور اپنی انتھک محنت اور علم سے غیر معمولی لگن کی بدولت کتب و مقالات کے انبار لگا دیئے۔ اس سلسلے میں آپ کی سب

کاوشیں قابل تحسین ہیں لیکن دو باتوں میں آپ اپنے معاصر محققین اور اساتذہ میں خصوصی طور پر نمایاں حیثیت کے حامل ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جہاں آپ نے بلوچستان کی متعدد نسلوں کی تربیت کا اعزاز حاصل کیا وہاں اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت سے بھی غافل نہ رہے۔ چنانچہ باوجود اس کے کہ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں سب کے سب سائنسی تعلیم سے آراستہ ہیں، وہ آپ کی علمی سرگرمیوں میں آج بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر، حیات و خدمات ۲؎ از ڈاکٹر محمد احتشام الحق اور پروفیسر انور رومان، فن اور شخصیت ۳؎ از ڈاکٹر محمد شاہد کوثر دونوں آپ کے میڈیکل ڈاکٹر صاحب زادوں کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ دوسرا یہ کہ ایک غیر مقامی شخصیت ہونے کے باوجود آپ نے بلوچستان کے بارے میں یکہ و تنہا اتنا علمی و تحقیقی مواد اپنی تالیفات کے ذریعے یکجا کر دیا ہے کہ جس کی نظیر ملک کا کوئی دوسرا صوبہ شاید ہی پیش کر سکے۔ ۴؎ اس اعتبار سے اگر ڈاکٹر صاحب کو بلوچستان کا علمی چہرہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ کے زیر نظر مکتوب میں آپ کی انھی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔

University of Sindh

Professorial Office Allama I.I Kazi Chair

Dr. N. A. BALOCH
Professor Emeritus

Hyderabad City -71000
Pakistan
Dated:23-7-2001

محترم ڈاکٹر انعام الحق صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مدت مدید کے بعد کوئٹہ ۵؎ میں آپ سے محبت آمیز ملاقات (۱۴-۱۵ مئی ۲۰۰۱ء) ۶؎ ہوئی اور آپ نے اپنی اور انور صاحب ۷؎ کی تصنیفات کے تحفہ سے نوازا۔ میں ممنون ہوں اور ساتھ ہی معذرت خواہ کہ دو مہینوں سے [کذا۔ کی] مزید تاخیر کے بعد اپنی طرف سے شکر ادائی کا فریضہ سرانجام دے رہا ہوں۔ سب سے پہلے میرے طرف سے بھائی انور کو سلام کہ انہوں نے مجھے یاد فرمایا اور اپنے تصنیف کردہ 'انواریوں' پر مشتمل کتاب ۸؎ مجھے بھجوائی۔ زمانہ حال کے اردو ادب میں اسلوب بیان میں تنوع اور عبقریت کی یہ ایک اچھی مثال ہے۔ انور صاحب کی انگریزی کتاب ۹؎ میں محبّ وطن 'ہیروز' یوسف علی خان مگسی ۱۰؎ اور غلام حسین مسوری بگٹی ۱۱؎ پر دو مقالے خوب سے خوب تر ہیں۔

ڈاکٹر صاحب آپ نے تو ماشاء اللہ تصنیف و تالیف کے میدان میں دریا بہا دیئے۔ مجھے آپ کی کاوشوں ۱۲؎ کا پہلا دور یاد ہے جب پاکستان میں اردو، ۱۳؎ تذکرۂ صوفیائے پاکستان ۱۴؎ اور جدوجہد آزادی میں بلوچستان کا کردار ۱۵؎ مرتب ہو کر شائع ہوئیں۔ اب تو آپ اسم بامسمی کوثر ہیں اور تحقیق و تالیفات میں ''کالکوثر''۔ سرورِ کونین کی مہک بلوچستان میں ۱۶؎ [کی] تالیف پر مبارک! پاکستان سلور جبلی [کذا۔ جوبلی] سلسلے کے چھ مختصر [کتابچے] ۱۷؎ بچوں کے لئے بیحد مفید! تحریک پاکستان اور صحافت ۱۸؎ ایک مفصل کتاب ہے اور آپ نے بڑی عرق ریزی سے معلومات جمع کی ہیں۔ گلزار عابد ۱۹؎ پر مقدمہ معیاری ہے۔ بلوچستان میں نونہالوں کا ادب ۲۰؎ ایک اہم کتاب ہے۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ فخر ملت حکیم محمد سعید شہید ۲۱؎ کے نام پر اس کا انتساب کیا۔ پاکستان حکیم محمد سعید شہیدؒ کا مقروض ہے۔ اس ملک میں ان کے مقاصد کی تکمیل کی اشد ضرورت ہے۔ حکیم شہید تو

بین الاقوامی سطح پر ملت اسلامیہ کے ذی شعور اور ذی وقار رہنماؤں میں سے تھے اور اسی سطح کے عیار مخالفوں کی سازشوں سے شہید ہوئے، رحمہ اللہ

میر جعفر خان جمالی[۲۲] کی ڈائری[۲۳] تحریک پاکستان کا ایک اہم باب ہے۔ آپ نے اس کو سامنے لاکر بلوچستان میں تاریخی مصادر کی تلاش کے طرف توجہ[۲۴] دلائی ہے۔ اسی طرح کلیات محمد حسن براہوئی[۲۵] کو شائع کر کے آپ نے بلوچستان کے ادبی ذخائر کو سنبھالنے کی ترغیب دی ہے۔

عزیزم! آپ نے گذشتہ نصف صدی تک بڑی محنت سے کام کیا ہے۔ آپ کا شمار ان چند دانشوروں میں ہے جنہوں نے دور پاکستان میں بلوچستان کو احسن طریقے سے متعارف کروایا۔

امید ہے کہ آپ بخیر و عافیت ہونگے۔ اگر سید فصیح اقبال صاحب[۲۶] سے ملاقات ہو جائے تو میری طرف سے سلام۔۔۔

مخلص

نبی بخش بلوچ

[پس نوشت]

بعض کتابوں کے شروع میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کردہ حدیث[۲۷] دی گئی ہے۔ اس کا حوالہ لکھ بھیجیں کہ حدیث کی کون سی کتاب میں یہ حدیث کس [نے نقل کی ہے]۔

حواشی:

* سابق پروفیسور یل ریسرچ فیلو، نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہسٹوریکل اینڈ کلچرل ریسرچ، سنٹر آف ایکسی لینس، قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد۔ akhtarbaf@hotmail.com

۱۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیے: ڈاکٹر محمد سلیم اختر، ''ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ: قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت کے سربراہ کی حیثیت سے''، سہ ماہی پیغام آشنا، شمارہ ۷ (ستمبر-دسمبر ۲۰۰۱ء)، ص ۶۱-۷۳؛ محمد راشد شیخ، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ: شخصیت اور فن، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۷ء؛
M.Saleem Akhtar, "Dr N.A.Baloch: A Scholar Par Excellence"
ڈاکٹر صاحب کی پہلی برسی (۶/ اپریل ۲۰۱۲ء) کے موقع پر حکومت سندھ اور ڈاکٹر این اے بلوچ انسٹیٹیوٹ کی طرف سے مشترکہ طور پر منعقدہ حیدر آباد سیمینار میں دیا گیا (زیر طبع) خطبہ۔

۲۔ ۲۶۲ صفحات پر مشتمل یہ کتاب جو اپنے محتویات کے اعتبار سے ایک گونہ تہنیتی مجلدہ (Felecitation Volume) کی حیثیت رکھتی ہے، ادارہ تصنیف و تحقیق بلوچستان، کوئٹہ کی جانب سے ۲۰۰۸ء میں شائع کی گئی۔

۳۔ ادارہ تصنیف و تحقیق بلوچستان، کوئٹہ، ۲۰۱۱ء، ص ۴۳۔

۴۔ مزید معلومات کے لیے دیکھیے: ظہور الدین احمد، ڈاکٹر، پاکستان میں فارسی ادب، جلد ششم (۱۹۴۷ء تا

۲۰۰۰ء)،مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان،اسلام آباد، ۲۰۰۵ء،ص۳۱۴؛محمد حسین تسبیحی،فارسی پاکستان ومطالب پاکستان شناسی،مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان،اسلام آباد،۱۹۷۷ء،ص۸۵-۸۶

۵۔ اصل: کوئیٹہ

۶۔ اصل:۱۴

۷۔ ڈاکٹر انعام الحق کوثر کے بڑے بھائی،متولد جالندھر در ۱۹۲۴ء، ماہر تعلیم،محقق،مترجم،افسانہ و ناول نگار،ڈرامہ نویس،ملک کے مختلف کالجوں میں استاد اور پرنسپل رہے،سابق چیئرمین بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ و ڈائریکٹر ایجوکیشن ادارہ نصابیات ومرکز توسیع تعلیم۔مزید معلومات کے لیے دیکھیے: پروفیسر انور رومان، فن اور شخصیت از محمد شاہد کوثر،ادارہ تصنیف و تحقیق بلوچستان،کوئٹہ ۲۰۱۱ء

۸۔ انوار یے از پروفیسر انور رومان،سیرت اکادمی،کوئٹہ،۲۰۰۰ء،۱۶۱ص

۹۔ M. Anwar Roman, *Balochistan in Profile*, Educational Research Consultants, Quetta, 2000, viii + 149p.

۱۰۔ نواب زادہ یوسف علی خان عزیز مگسی (۱۹۰۸ء-۱۹۳۵ء)، بلوچستان کے ایک روشن خیال سیاسی رہنما جنھوں نے سرسید،اقبال،مولانا ظفر علی خان اور مولانا محمد علی جوہر جیسی شخصیات کے زیر اثر عوامی فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بہت سے تعلیمی اور رفاہی منصوبوں کی داغ بیل ڈالی۔دیکھیے: ایضاً،ص۱۲۵-۱۳۹

۱۱۔ غلام حسین مسوری بگٹی،معروف انگریز دشمن بلوچ سردار،جس نے اپنے جیتے جی بلوچستان پر انگریزوں کی کسی سازش کو کامیاب نہ ہونے دیا۔۱۸۵۷ء کے اوائل میں اس کی شہادت کے دس سال کے اندر اندر انگریزوں کے قدم اس علاقے میں اتنے مضبوط ہو گئے کہ ۲۱ فروری ۱۸۷۷ء کو بلوچستان کو حکومت ہند کی ایجنسی بنا کر کوئٹہ کو اس کا ہیڈ کوارٹرز قرار دے دیا گیا۔سنڈیمن اس کے پہلے ایجنٹ ٹو گورنر جنرل مقرر ہوئے۔ملاحظہ ہو: ایضاً،ص۱۴۰-۱۴۹

۱۲۔ اصل: کاوشوں۔

۱۳۔ صحیح عنوان ''بلوچستان میں اردو'' ہے۔مرکزی اردو بورڈ،لاہور نے پہلی مرتبہ ۱۹۶۸ء میں شائع کی اور اس کے بعد ۲۰۰۸ء تک دو مرتبہ ۱۹۸۶ء اور ۱۹۹۴ء میں مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد کی جانب سے شائع ہوئی۔

۱۴۔ صحیح عنوان ''تذکرہ صوفیائے بلوچستان'' ہے۔مرکزی اردو بورڈ، لاہور نے اسے ۱۹۷۶ء میں شائع کیا اور ۲۰۰۴ء تک اس کتاب کے چار ایڈیشن آچکے تھے۔

۱۵۔ ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، پنجاب یونیورسٹی،لاہور کی جانب سے ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۴ء میں دو مرتبہ شائع ہوئی۔

۱۶۔ سیرت اکادمی، بلوچستان،کوئٹہ،۱۹۹۷ء،۹+۴۵۸ص

۱۷۔ اس سے ''نیکی کی کلیاں'' سلسلے کے چھے کتابچے مراد ہیں جو ۱۹۹۱ء اور ۱۹۹۳ء کے درمیان سیرت اکادمی بلوچستان نے یونیسیف اسلام آباد کے تعاون سے شائع کیے۔پروفیسر انور رومان نے بعد میں انھیں انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کیا۔دیکھیے: ڈاکٹر انعام الحق کوثر،حیات وخدمات،ص۱۴، ۲۵۹

۱۸۔ بولان بک کارپوریشن، کوئٹہ، ۱۹۹۷ء، ۱۰+۳۸۶ص

۱۹۔ گلزار عابد از سید عابد شاہ عابد (۱۹۴۹ء-۱۸۸۸ء)، سیرت اکادمی بلوچستان کوئٹہ، ۲۰۰۰ء، مقدمہ از انعام الحق کوثر، ص الف تا م

۲۰۔ بلوچستان میں نونہالوں کا ادب (۱۹۴۷ء تا ۱۹۹۴ء)، سیرت اکادمی بلوچستان، کوئٹہ، ۱۹۹۹ء، ۱۵+۲۱۹ص

۲۱۔ حکیم محمد سعید شہید (۱۹۹۸ء-۱۹۲۰ء)، ماہر طبیب، مصنف، محقق، مخیّر، ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان اور مدینۃ الحکمت کراچی کے بانی، ہمدرد اسلامیکس اور ہمدرد میڈیکس اور دیگر علمی مجلات کے مؤسس اور چیف ایڈیٹر، طب مشرق کے احیاء کنندہ اور وطن عزیز میں اخلاقی اقدار کی سربلندی و احیاء کے لیے اٹھنے والی ایک صحت منداور توانا آواز۔

۲۲۔ (۱۹۰۹ء-۱۹۶۷ء)؛ بلوچستان میں قائداعظم کے معتمد اور تحریک پاکستان کے سرکردہ رہنما۔

۲۳۔ مکتبہ شال، کوئٹہ، ۱۹۹۳ء

۲۴۔ اصل: توجہ

۲۵۔ (متوفی ۱۸۵۵ء)؛ طبع سوم، سیرت اکادمی بلوچستان، ۱۹۹۷ء، ۹۰ص

۲۶۔ سابق سینیٹر مجلس شوری پاکستان، بلوچستان میں انسانی حقوق کی سربلندی کے علم بردار اور روزنامہ زمانہ و بلوچستان ٹائمز کے چیف ایڈیٹر

۲۷۔ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جو ڈاکٹر انعام الحق کوثر اور ڈاکٹر انور رومان صاحب کی بعض تصنیفات کے آغاز میں اردو ترجمے کے ساتھ منطبع ہے: ''عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنْ سُنَّتِہٖ فَقَالَ اَلْمَعْرِفَۃُ رَاْسُ مَالِیْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِیْنِیْ وَالْحُبُّ اَسَاسِیْ وَالشَّوْقُ مَرْکَبِیْ وَذِکْرُاللّٰہِ اَنِیْسِیْ وَالثِّقَۃُ کَنْزِیْ وَالْحُزْنُ رَفِیْقِیْ وَالْعِلْمُ سِلَاحِیْ وَالصَّبْرُ رِدَائِیْ وَالرِّضَاءُ غَنِیْمَتِیْ وَالْعَجْزُ فَخْرِیْ وَالزُّھْدُ حِرْفَتِیْ وَالْیَقِیْنُ قُوَّتِیْ وَالصِّدْقُ شَفِیْعِیْ وَالطَّاعَۃُ حَسْبِیْ وَالْجِھَادُ خُلُقِیْ وَقُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ [شفا بحوالہ رحمۃ اللعالمین، ج۲، ص۳۹]''

فہرستِ اسنادِ محوّلہ:

۱۔ احتشام الحق، محمد، ڈاکٹر: ۲۰۰۸ء ''ڈاکٹر انعام الحق کوثر، حیات و خدمات''، ادارہ برائے تصنیف و تحقیق بلوچستان، کوئٹہ۔

۲۔ احمد، ظہور الدین، ڈاکٹر: ۲۰۰۵ء ''پاکستان میں فارسی ادب''، جلد ششم، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان، اسلام آباد۔

۳۔ انور رومان، پروفیسر: ۲۰۰۰ء ''انوارئیے'' سیرت اکادمی، کوئٹہ۔

۴۔ انور رومان، پروفیسر: سن ندارد ''ڈاکٹر انعام الحق کوثر حیات و خدمات''۔

۵۔ تسبیحی، محمد حسین: ۱۹۷۷ء ''فارسی پاکستان و مطالب پاکستان شناسی''، مرکز تحقیقات فارسی، ایران و پاکستان، اسلام آباد۔

۶۔ جمالی، خان جعفر، میر: ۱۹۹۷ء ''کلیات محمد حسن براہوئی''، طبع سوم، سیرت اکادمی بلوچستان، کوئٹہ۔

۷۔ شیخ، راشد، محمد: ۲۰۰۷ء، ''ڈاکٹر نبی بخش بلوچ: شخصیت وفن'' اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔
۸۔ عابد، عابد شاہ، سیّد: ۲۰۰۰ء، ''گلزارِ عابد''، سیرت اکادمی، کوئٹہ بلوچستان۔
۹۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۶۸ء، ''بلوچستان میں اردو''، مرکزی اردو بورڈ، لاہور۔
۱۰۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۷۲ء، ''تذکرہ صوفیائے بلوچستان''، مرکزی اردو بورڈ، لاہور۔
۱۱۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۹۳ء، ''نیکی کی کلیاں''، سیرت اکادمی، کوئٹہ، بلوچستان۔
۱۲۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۹۴ء، ''جدوجہد آزادی میں بلوچستان کا کردار''، ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔
۱۳۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۹۷ء، ''تحریک پاکستان اور صحافت''، بولان بک کارپوریشن، کوئٹہ، بلوچستان۔
۱۴۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۹۷ء، ''کالکوثر'' سیرت اکادمی، کوئٹہ، بلوچستان۔
۱۵۔ کوثر، انعام الحق، ڈاکٹر: ۱۹۹۹ء، ''بلوچستان میں نونہالوں کا ادب''، سیرت اکادمی، کوئٹہ، بلوچستان۔
۱۶۔ کوثر، محمد شاہد، ڈاکٹر: ۲۰۱۱ء، ''پروفیسر انور رومان فن وشخصیت''، ادارہ تصنیف وتحقیق، کوئٹہ، بلوچستان

مجلّہ:

۱۷۔ اختر، محمد سلیم، ڈاکٹر: ۲۰۰۱ء، ''پیغام آشنا''، سہ ماہی، قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ وثقافت۔